وہ شخص جو حدیقۂ دیں کی بہار تھا

وہ شخص جو حدیقۂ دیں کی بہار تھا اللہ کی عطا، شریعت مدار تھا
شعلہ بھی تھا، شعاع تھا، برق و شرار تھا مانندِ شیرِ نر تھا، فرنگی شکار تھا
ابلیسیوں پہ اس کے تریڑے شہاب وار
یوں پڑ رہے تھے جیسے بتوں پر خدائی مار

جو مٹ کے بھی کبھی نہ مٹے وہ نشان تھا جو کٹ کے بھی کبھی نہ رُکے وہ زبان تھا
ابنائے دیں کے حق میں ردائے امان تھا اعدائے دیں کے حق میں کڑکتی کمان تھا
دُشمن مَچان پر تھے مگر ہانپتے ہوئے
اپنے لہو سے اپنے قبر ڈھانپتے ہوئے

وہ شخص تھا سپہر خطابت کا آفتاب مٹھی میں جس کی موم صفت، شیخ ہوں کہ شاب
لفظوں کا بادشاہ، تراکیب کا شباب لہجے میں رس، بیاں میں قیامت کا اِلتہاب
اس کے سخن میں شعلہ و شبنم تھے یوں بہم
"کالطیر فی الحدیقۃ و اللیث فی الاجم"

وہ طنطنہ کے ارض و سما بولنے لگیں! بے جاں پرند لفظوں کے پر تولنے لگیں
جب حرف و صوت اپنے صدف کھولنے لگیں پھر لب، کہ بے لگان گُہر رولنے لگیں
تکرارِ لفظ وہ کہ بیاں کو خبر نہ ہو
گویا وہ تیغ جس کی میاں کو خبر نہ ہو

تو کیا گیا مزاجِ حکومت بگڑ گیا تو کیا گیا کہ نخلِ شجاعت اُکھڑ گیا
یوں لگ رہا ہے، قحط سا جذبوں کا پڑ گیا تو کیا اُٹھا کہ فرقِ خطابت اُجڑ گیا
یہ وضع دفن ہو گئی ہمرہ جناب کے
"اک دھوپ تھی کہ ساتھ گئی آفتاب کے"

پروفیسر ڈاکٹر تحسین فراقی (لاہور)